بسم اللہ الرحمن الرحیم

برے لوگوں کی نشانیاں رسول اللہ ﷺ کی نظر میں

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔امابعد:

برادران اسلام:

اس سے پہلے ہم نے آپ لوگوں کو یہ بتایا تھا کہ اچھے لوگ کون ہیں اور اچھے لوگوں کی نشانیاں کیا کیا ہے؟اور آج جس موضوع پر ہم گفتگو کرنے جارہے ہیں وہ ہے "برے لوگوں کی پہچان ونشانیاں شریعت کی نظر میں" اور آج میں آپ کو اپنی طرف سے نہیں بلکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بتاؤں گا کہ براانسان کون ہے؟اور بتانے کا مقصد صرف اور صرف یہی ہے کہ اگر ہمارے اندر برے انسان کی پہچان ونشانیاں ہیں تو آج ہی ہم سب اس سے توبہ کرلیں اور اچھے انسان بننے کی کوشش کریں تاکہ کل قیامت کے دن ہمارا حشر اچھے لوگوں کے ساتھ ہو تو آیئے ان نشانیوں کو جانتے ہیں جن کو اپنانے والوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے برا کہا ہے:

1۔کفروشرک کرنے والے لوگ سب سے برے لوگ ہیں:

اس کائنات کے اندر تمام مخلوق میں اگر کوئی سب سے بدترین مخلوق ہیں تو وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کفروشرک کا ارتکاب کرتے ہیں جیساکہ فرمان باری تعالی ہے "إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ" بیشک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین سب کے سب دوزخ کے آگ میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے،یہ لوگ بدترین خلاق ہیں۔(البینۃ: 6) یہ کفروشرک کرنے والے لوگ کتنے بدترین لوگ ہیں اس کا اندازہ آپ صرف اسی بات سے لگا سکتے ہیں کہ رب العزت نے انہیں تمام جانوروں سے بھی بدسے بدتر قرار دیا ہے جیساکہ

فرمان باری تعالی ہے"أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا" کہ اے اللہ کے نبی ﷺ کیا آپ اسی خیال میں ہیں کہ ان (کفار ومشرکین) میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں، وہ تو نرے چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔(الفرقان:44)

2۔لمبی عمر کے ساتھ برائیوں کو انجام دینے والا انسان برا آدمی ہے:

دنیا کا ہر انسان لمبی زندگی چاہتا ہے مگر اسے یہ احساس نہیں ہے کہ وہ جتنی لمبی زندگی گذارے گا اتنا ہی زیادہ وہ مصیبتوں سے دوچار ہوگا یہی وجہ ہے کہ حبیب کائنات ﷺ نے ایسے لوگوں کو برے لوگوں میں شامل کیا ہے جو لمبی عمر تو پاتے ہیں مگر نماز وروزہ اور دیگر عبادتوں سے دور رہتے ہیں جیساکہ ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ اے اللہ کہ نبی ﷺ "أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ" لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ " جس کی عمر لمبی ہو اور وہ انسان نیک اعمال بھی بجالاتا ہو، پھر اس نے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی اکرم ومکرم ﷺ آپ یہ بھی بتادیں کہ " فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ" لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ " جس کی عمر تو لمبی ہو مگر وہ برے اعمال کرتا ہو۔(احمد:20443،ترمذی:2330،صححہ الالبانیؒ)

3۔برا انسان وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو:

سماج ومعاشرے کے اندر دو طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں ایک تو وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور دوسروں کے کام آتے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہمارے نبی ﷺ نے اچھے انسانوں میں شمار کیا ہے مگر دوسری طرف سماج ومعاشرے کے اندر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو فقط دوسروں کو نقصان پہنچانے کی تگ ودو اور فکر میں رہتے ہیں تو ایسے لوگوں کو یہ بات جان لینی چاہئے کہ اس طرح کی عادت رکھنے والے لوگوں کو محبوب خدا ﷺ نے برا انسان قرار دیا ہے جیساکہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس ٹھہرے تو آپ نے فرمایاکہ " أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ " کیا میں بروں میں سے اچھے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟راوئ حدیث کہتے ہیں کہ لوگ خاموش ہوگئے پھر بھی آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی بات کہی تو ایک آدمی نے کہا کہ کیوں نہیں اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ہمیں ہمارے اچھے اور برے کے بارے میں بتادیجئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ " تم میں سے بہتر اور اچھا انسان وہ انسان ہے جس سے بھلائی کی امید کی جائے اور اس کے شر کا ڈر بھی نہ ہو اور تم میں بدترین وہ آدمی ہے جس سے بھلائی کی امید نہ کی جائے اور اس کے شر کا ڈر بھی لگا رہتا ہو۔(ترمذی:2263،احمد:8812،صحيح الجامع للألبانيؒ:2603)

4۔ بیویوں کو مارنے پیٹنے اور ستانے والے لوگ برے لوگ ہیں :

آج سماج و معاشرے کے اندر دیکھا یہ جارہا ہے کہ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی بیوی پر جو ایک کمزور مخلوق ہے کے اوپر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھاتے ہیں ان کو مارتے اور پیٹتے ہیں، بات بات میں ان کو گالیاں اور طعنے دیتے ہیں اور تو اور ہے کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو اپنی ماں بہن کی باتوں میں آ کر اپنی اپنی بیویوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھاتے ہیں اور اگر کوئی لڑکی غریب گھرانے کی ہے یا اس کا کوئی باپ یا بھائی نہیں ہے تو پھر اس کے اوپر ظلم و ستم کے کچھ زیادہ ہی پہاڑ ڈھائے جاتے ہیں تو جو لوگ بھی اس طرح کی نیچ حرکتیں کرتے ہیں انہیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ایسے لوگوں کو حبیب کبریا ﷺ نے برا انسان قرار دیا ہے، حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابی ذُباب ؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ یہ حکم دیا کہ " لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ " اللہ کی بندیوں کو مت مارا کرو تو (کچھ دنوں کے بعد) سیدنا عمر ؓ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ " ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ " اب تو عورتیں اپنے شوہروں کے سر چڑھنے لگی ہیں اسی لئے آپ انہیں تھوڑا بہت مارنے کی اجازت دے دیں چنانچہ یہ سن کر آپ ﷺ نے مردوں کو اپنی اپنی بیویوں کو بوقت ضرورت تھوڑا بہت مارنے کی اجازت دے دی، پھر کیا تھا کچھ شوہروں نے اپنی اپنی بیویوں کو خوب مارا، پھر کچھ ہی دنوں کے بعد ازواج مطہرات ؓ کے پاس بہت زیادہ عورتیں تقریبا 70/ستر عورتوں نے آ کر یہ شکایت کی کہ ان کے شوہر ان کو بہت زیادہ مارتے اور پیٹتے ہیں، جب یہ بات آپ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ " اے لوگو! میرے گھر والوں کے پاس بہت زیادہ عورتیں آ کر یہ شکایت کر گئیں ہیں کہ ان کے شوہر ان کو بہت زیادہ مارتے اور پیٹے ہیں تو سن لو " لَيْسَ أُولَئِكَ بِخِيَارِكُمْ " اپنے بیویوں کو مارنے والے لوگ کوئی اچھے آدمی نہیں ہیں۔ (ابوداؤد: 2146، ابن ماجہ: 1985 وصححہ الألبانیؒ)

5۔ دوسروں کے لئے بننے سنورنے والی عورتیں بری عورتیں ہیں:

بنا سنورنا اور زیب و زینت اختیار کرنا یہ عورت کی فطرت ہے اور شریعت اس سے عورتوں کو منع بھی نہیں کرتی ہے بلکہ شریعت کا حکم صرف یہ ہے عورت کی تمام زیب و زینت اور بناؤ و سنگھار صرف اس کے شوہر کے لئے ہو مگر افسوس آج عورتوں نے شریعت کے اس حکم کو پس پشت ڈال دیا ہے اور ان کو بنا سنورنا اور میک اپ کرنا صرف دوسروں کے لئے ہوتا ہے، آج ایک عورت اپنے شوہر کے لئے زیب و زینت کبھی اختیار نہیں کرتی ہے لیکن اسی کے برعکس اگر کسی عورت کو شادیوں میں یا پھر کسی فنکشن میں جانا ہو تو وہ دوسروں کو دیکھانے اور اپنی شان بتانے کے لئے بن سنور کر اور سج دھج کر جاتی ہیں اور یہی وہ عورتیں ہیں جنہیں حبیب کائنات ﷺ نے بری عورتوں میں شمار کیا ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے: " خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْمُوَاتِيَةُ الْمُوَاسِيَةُ إِذَا اتَّقَيْنَ اللهَ وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ " تمہاری بہترین بیویاں وہ عورتیں ہیں جو محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے والی، خوشی و غم

میں ساتھ نبھانے والی اور ہمدردی جتانے والی ہوں بشرطیکہ ایسی عورتیں اللہ سے ڈرنے والی ہوں اور بری عورتیں وہ ہیں جو دوسروں کے لئے سجنے وسنورنے اور زیب وزینت اختیار کرنے والی اور اکڑ کر مٹک مٹک کر اتراتے ہوئے چلنے والی ہوں،ایسی عورتیں تو منافق ہیں،ان میں سے اکثر عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی ٹھیک ویسے ہی جیسے کہ لال چونچ اور لال پنجے والے کوئے بہت کم پائے جاتے ہیں یعنی کہ جس طرح سے کوؤں میں لال چونچ اور لال پنجے والے کوئے بالکل ہی کم تعداد میں پائے جاتے ہیں اسی طرح سے کم تعداد میں اس طرح کی عورتیں جنت میں جائیں گیں۔اعاذنااللہ۔۔(الصحیحۃ:1849)

6۔چغلی کرنے والے لوگ برے لوگ ہیں:

7۔دوستوں اور بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے لوگ برے لوگ ہیں:

چغلی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ مگر اکثر وبیشتر لوگوں کی یہ محبوب وپسندیدہ مشغلہ ہے کہ ہر وقت کسی نہ کسی کی چغلی کرتے رہتے ہیں اور اسی طرح سے سماج ومعاشرے کے اندر اکثر وبیشتر لوگوں کو دو خاندان ،دو بھائیوں اور دو دوستوں کے درمیان الفت ومحبت کو دیکھی نہیں جاتی ہے،اگر کوئی دو بھائی الفت ومحبت کے ساتھ زندگی گذار رہے ہیں یا پھر ایک ساتھ تجارت ودوکان وغیرہ کر رہے ہیں تب تو پھر لوگوں کی نیندیں اڑ جاتی ہیں اور صبح وشام وہ اسی تگ ودو میں رہتے ہیں کہ وہ کس طرح سے آپس میں دشمن بن جائیں اور اس کے لئے وہ دونوں بھائیوں ،دوستوں اور خاندانوں کے درمیان چغلی کرکے ان کو آپس میں لڑا کر دشمنیاں پیدا کرکے ان کو جدا کردیتے ہیں چنانچہ جو لوگ بھی ایسی اوچھی حرکتیں کرتے ہیں تو ایسے لوگ سب سے برے لوگ ہیں جیساکہ اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے درمیان اچھے وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالی یاد آجائے پھر آپ نے فرمایاکہ" أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ "کیا میں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو صحابۂ کرامؓ نے کہاکہ " بَلَى "کیوں نہیں آپ ہمیں ضرور بالضرور بتادیں تو آپ ﷺ نے فرمایاکہ "الْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفْسِدُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ" چغلی کرنے والے،دوستوں کے درمیان فساد ڈالنے والے اور فساد اور بدکاری کو چاہنے والے لوگ یہ سب سے برے لوگ ہیں۔(الادب المفرد:323،احمد:27599،اسنادہ حسن)

8۔دوغلا کردار رکھنے والے لوگ برے لوگ ہیں:

آج سماج ومعاشرے کے اندر اکثر وبیشتر لوگ منہ دیکھی بات کرتے ہیں یعنی کہ اِس کے سامنے میں اِس کی بات اور اُس کے سامنے میں اُس کی بات ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اردو کا یہ محاورہ کہا گیاکہ " با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام "کہ مسلمان کے ساتھ اللہ اللہ اور کافروں کے ساتھ رام رام اور اس طرح کے کردار رکھنے والے لوگوں کا مقصد صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ سب لوگ ان سے خوش رہیں اور راضی رہیں مگر ایسے لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ دوغلا کردار رکھنا اور منہ دیکھی بات کرنا

مسلمانوں اور مومنوں کا شیوہ نہیں بلکہ یہ عادت وخصلت منافقوں کی ہوتی ہے کہ وہ "منہ درمنہ خالہ نانی ،پیٹھ پیچھے دشمن جانی" یعنی سامنے میں خوشامد کی باتیں کرنا اور پیٹھ پیچھے دشمنی کرنا ،ہمارے سامنے میں ان کی برائی اور ان کے سامنے میں ہماری برائی کرتے رہنا۔

میرے دوستو! آپ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ اگر کوئی انسان آپ کے سامنے میں کسی کی برائی بیان کرتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ اس کے سامنے میں آپ کی بھی برائی بیان کرتا ہوگا، آیئے اس بارے میں میں ایک پیارا اور حقیقت پر مبنی ایک واقعہ سنتے ہیں جس کے اندر یہ بات مذکور ہے کہ چغل خور کبھی سچا نہیں ہوسکتا ہے اسی لئے آپ لوگ چغل خوروں کے چکر میں اپنے رشتے اور اپنی زندگیوں کو برباد نہ کریں بلکہ عقل سلیم سے کام لیں،واقعہ کچھ یوں ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے ایک مرتبہ ایک آدمی سے کہا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تونے میری برائی بیان کی ہے اور فلاں فلاں بات کہی ہے،یہ سن کر اس آدمی نے کہا کہ میں نے تو ایسی ویسی کوئی بات نہیں کہی ہے، سلیمان بن عبدالملک نے کہا کہ مجھے اس بات کی خبر ایک سچے آدمی نے دی ہے! اس آدمی نے کہا کہ چغل خور کبھی سچا نہیں ہوسکتا ہے، یہ سن کر سلیمان بن عبدالملک نے کہا کہ تونے سچ کہا، جاؤ کوئی بات نہیں۔ (سنہرے حروف از عبدالمالک مجاہد، ص: 38) اور یہ حقیقت ہے کہ دوغلے کردار والے لوگ کبھی بھی سچ نہیں بولتے ہیں اور یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو چغل خوری کا ارتکاب کرکے یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ میں ان کی نظر میں اچھا کہلاؤں گا تو ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس طرح کی حرکت کرنے والے لوگ سب سے پہلے ان کی نگاہ میں ہی ذلیل ورسوا ہوتے ہیں جن کی وہ محبوب نظر بننا چاہتے ہیں اور ایسے لوگ کیوں نہ ذلیل ورسوا ہوں جب کہ ایسے لوگ تو سب سے پہلے اللہ کی نگاہ میں ہی ذلیل ورسوا ہوچکے ہوتے ہیں اور ایسے لوگ دنیا وآخرت میں اللہ کے نزدیک سب سے برے لوگ ہیں جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ" بے شک کہ بدترین اور سب سے برا آدمی وہ ہے جو دورخا ہو، کسی کے سامنے میں اس ایک چہرہ اور ایک کردار ہوتا ہے اور دوسرے کے سامنے میں دوسرا چہرہ اور دوسرا کردار ہوتا ہے۔ (بخاری: 7179) منہ دیکھی بات کرنے والے لوگ صرف دنیا ہی میں برے لوگ نہیں ہیں بلکہ ایسے منافقانہ کردار رکھنے والے لوگ میدان محشر کے بھی سب سے برے لوگ ہوں گے جیسا بخاری کی ایک دوسری روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ القِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ، وَهَؤُلاَءِ بِوَجْهٍ " تم قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس شخص کو سب سے بدتر پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرا چہرہ لے کر جاتا ہے۔ (بخاری: 6058، مسلم: 2526)

9۔ وہ انسان برا ہے جس کی غنڈہ گردی سے ڈر کر لوگ عزت کرے:

سماج ومعاشرے کے اندر کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بھائی کہلاتے ہیں اور یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن سے ڈر کر لوگ انہیں سلام ٹھوکتے ہیں،لوگ ان کے سامنے میں ہاتھ جوڑ کر باادب کھڑے ہوجاتے ہیں ان کی خوب آؤ بھگت اور عزت کرتے

ہیں،لوگوں کو ایسا کرتے دیکھ کر وہ بھائی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کتنے اچھے لوگ ہیں کہ لوگ ہماری عزت کررہے ہیں جب کہ حقیقت کچھ اور ہی ایسے لوگ اچھے نہیں بلکہ بہت ہی برے لوگ ہیں جن کے ڈر وخوف سے لوگ عزت کرتے ہوں جیساکہ اماں عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اِئْذَنُوا لَهُ بِئْسَ أَخُو العَشِيرَةِ أَوِ ابْنُ العَشِيرَةِ "اسے اندر آنے کی اجازت دے دو کیونکہ یہ انسان فلاں قبیلے کا بہت برا آدمی ہے،جب وہ شخص اندر آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے بات کی اور اچھے اخلاق سے پیش آئے،جب وہ انسان آپ ﷺ سے بات کرکے چلا گیا تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے میرے آقا ﷺ "قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الكَلاَمَ " آپ نے اس کے اندر آنے سے پہلے ایسا اور ایسا کہا تھا مگر جب وہ انسان آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس سے بہت نرمی سے بات کی،ایسا کیوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ سن لو! " إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ " وہ آدمی بہت برا اور بدترین آدمی ہے جسے لوگ اس کی بدکلامی اور برے اخلاق کی وجہ سے اس سے ملنا جلنا اور بات چیت کرنا چھوڑ دے۔(بخاری:6054،6032 مسلم:2591،الصحیحۃ:1049) اسی طرح سے ایک دوسری روایت کے اندر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ سن لو! " إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ شَرِّهِمْ" بے شک کہ لوگوں میں سے برے اور بدترین وہ لوگ ہیں جن کی شرارتوں اور غنڈہ گردی سے ڈر کرکے لوگ ان کی عزت کریں۔(الصحیحۃ:1049)

10۔اللہ کا نام سن کر بھی نہ دینے والا انسان برا آدمی ہے:

برے لوگوں کی فہرست میں وہ انسان بھی برا انسان ہے جس سے کوئی غریب وفقیر اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے مگر وہ انسان اس کی مدد نہ کریں جیساکہ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ" کیا میں تمہیں برے آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو برے وہ لوگ ہیں " رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ " جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔(ترمذی:1652،نسائی:2569،الصحیحۃ:255)

11۔ایسے لوگ برے ہیں جو صرف کھانے پینے اور پہننے رسیا ہوتے ہیں:

میرے دوستو! اللہ نے اگر نعمتوں سے نوازا ہے تو اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے اور یہی عقلمندی اور اچھے انسان کی پہچان ہے مگر سماج ومعاشرے کے اندر بہت سارے لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے خوب نعمتوں سے نوازا ہے،مال ودولت کی فراوانی ہے مگر ان کا مقصدِ حیات صرف دنیا ہی دنیا ہے،عمدہ سے عمدہ اور لذیذ پکوانوں سے لذت کام ودہن لینا اور نت نئے فیشن واسٹائل والے ملبوسات کو زیب وتن کرنا ان کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے تو ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ایسے لوگ بزبان رسالت بہت ہی برے لوگ ہیں جیساکہ فاطمہ بنت حسینؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "إِنَّ مِنْ شِرَارِ أُمَّتِي الَّذِينَ غُذُّوا بِالنَّعِيمِ وَنَبَتَتْ عَلَيْهِ أَجْسَامُهُمْ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَلْوَانَ الطَّعَامِ وَيَلْبَسُونَ أَلْوَانَ الثِّيَابِ

وَيَتَشَدَّقُونَ بِالْكَلامِ" کہ میری امت کے سب سے بدترین لوگ وہ لوگ ہیں جنہیں مختلف نعمتوں سے نوازا گیا اور ناز و نعمت میں ان کی پرورش ہوئی لیکن انہوں نے (آخرت کو بھلا کر) قسما قسم کے لذیذ کھانوں کے چٹخارے لیتے رہے اور رنگ برنگے ونت نئے فیشن واسٹائل والے ملبوسات کو زیب وتن کرنے میں لگے رہے اور عمدہ گفتگو کرنے اور اپنی شیخی بگھاڑنے کے لئے اپنی باچھوں کو موڑتے رہے۔(الصحیحۃ:1891)

12۔ دوسروں کو حقیر سمجھنے والا شخص برا انسان ہے:

سماج ومعاشرے کے اندر دیکھا یہ جارہا ہے کہ اگر کوئی انسان مال ودولت والا اور اونچے خاندان والا ہے تو وہ اپنے سے کمتر لوگوں کو حقیر سمجھنا شروع کردیتا ہے تو ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو دوسروں کو حقیر سمجھے وہ انسان خود حقیر اور برا انسان ہے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ" کہ کسی انسان کے برا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔(مسلم:2564،ابن ماجہ:4213)

13۔ قبروں پر مسجد بنانے والے لوگ سب سے بدترین مخلوق ہیں:

14۔ سب سے برے وہ لوگ ہوں گے جن پر قیامت قائم ہوگی:

اس کائنات کے اندر جن لوگوں کو محبوب خدا ﷺ نے سب سے بدترین مخلوق قرار دیا ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جو اولیاؤں اور نبیوں ورسولوں کے قبروں پر مسجدیں اور آستانے بناتے ہیں اور پھر اس پر مجاور بن کر بیٹھ جاتے ہیں، افسوس صد افسوس جس کام کے کرنے والوں کو حبیب کبریا ﷺ نے سب سے بدترین مخلوق قرار دیا ہے آج اسی کام کو امت مسلمہ کی اکثریت بڑے ہی تزک واحتشام سے کررہی ہے، صرف کر ہی نہیں رہی ہے بلکہ اسی کو دین سمجھ بیٹھی ہے اور قبروں پر حاضری دینے والوں کو جنت کی شہادت وسرٹیفیکیٹ اور قبروں کی عبادت ومجاوری کے خلاف بولنے والوں کو جہنمی، گستاخ رسول اور گستاخ اولیاء کے لقب سے ملقب کرتی ہے تو جو لوگ بھی قبروں پر قبے ومسجدیں بناتے ہیں اور پھر وہاں کے مجاور بن کر لوگوں کے دین وایمان اور جیب پر ڈاکے ڈالتے ہیں تو ایسے لوگوں کو محبوب خدا ﷺ کا یہ فرمان یاد رکھنی چاہئے کہ ایسے لوگ اس کائنات کے سب سے بدترین لوگ ہیں جیسا کہ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حبیب کائنات محبوب خدا ﷺ نے فرمایا کہ " إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ " بے شک کہ سب سے بدترین وہ لوگ ہیں جن پر قیامت قائم ہوگی یعنی کہ وہ لوگ جو قیامت قائم ہونے کے وقت میں زندہ ہوں گے اور سب سے بدترین وہ لوگ ہیں جو قبروں کو مسجدیں بنالیتے ہیں۔(مسند احمد:3844،اسنادہ صحیح،احکام الجنائز للألبانیؒ:217/1)

15۔ لڑائی و جھگڑا کرنے کے فراق میں رہنے والے لوگ:

ایک انسان کی زندگی کی ہر چین وسکون، آرام وراحت اور خاندانوں کے درمیان الفت ومحبت کو نیست ونابود کردینے والی چیز اگر کوئی چیز ہے تو وہ لڑائی و جھگڑا ہے، لڑائی و جھگڑا ایک ایسا گناہ ہے جو کئی گناہوں کا مجموعہ ہے، جب کسی بھائی یا خاندان یا پھر میاں بیوی ودوست واحباب میں لڑائی و جھگڑے ہوتے ہیں تو پھر انتقام کے جذبے میں آکر لوگ ایک دوسرے سے حسد ودشمنی، بغض وعداوت، گالی گلوچ، مارپیٹ، قتل وغارت گری کرتے ہیں اور صرف اسی پر بس نہیں کرتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے خلاف کیس ومقدمات درج کراتے ہوئے تمام حدوں کو پار کردیتے ہیں اور ایک دوسرے پر ظلم ڈھاتے ہیں اور پھر اپنی دنیا وآخرت تباہ وبرباد کرتے ہیں، دنیا وجہان کی انہیں سب خرابیوں اور ہلاکت خیزیوں کی وجہ سے ہی اسلام نے لڑائی و جھگڑے سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے اس بات سے باخبر کردیا ہے کہ لڑائی جھگڑا کرنا یہ مسلمانوں کے لئے لائق وزیبا نہیں ہے بلکہ یہ منافقین کی خصلت وعادت ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر آن ولحہ لڑائی و جھگڑے کے فراق میں رہتے ہیں اور جن کی بھی یہ عادت وخصلت ہوگی تو ایسے لوگ اللہ کی نظر میں سب سے بدترین اور قابل نفرت لوگ ہیں جیساکہ اماں عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ " بے شک کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قابل نفرت وہ لوگ ہیں جو سخت جھگڑالو ہوتے ہیں۔(مسلم:2668، بخاری:4523)

16۔ باتونی اور ڈینگے مارنے والے لوگ بہت ہی برے لوگ ہیں:

شریعت مطہرہ کی اعلی تعلیم میں سے ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ انسان جب بات کرے تو اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے مگر دیکھا یہ جاتا ہے بہت سارے مسلمان شریعت کے اس حکم کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور جب دیکھئے بک بک کرتے رہتے ہیں، سماج ومعاشرے کے اندر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ڈینگیں مارنے اور پھیکنے میں مشہور ہی ہوتے ہیں نیز دور حاضر میں تو بک بک کرنے کو ایک فن کے نام سے ہی تصور کیا جانے لگا ہے جب کہ باتونی انسان اللہ اور اس کی نظر میں مبغوض وقابل نفرت ہے اور ایسے لوگوں کو حبیب کبریا ﷺ نے سب سے بدترین لوگ قرار دیا ہے جو ہر وقت بک بک کرتے رہتے ہیں جیساکہ عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا أَلْمُوطَّؤُنَ أَكْنَافًا وَإِنَّ شِرَارَكُمُ الثَّرْثَارُونَ الْمُتَفَيْهِقُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ " کہ بے شک کہ تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق وکردار اچھے ہیں، جو اپنے کندھوں کو بچھا کر رکھتے ہیں یعنی اپنے تمام معاملات میں نرم رویہ کو اپناتے ہیں اور بے شک کہ تم میں سے بدترین وبرے لوگ وہ لوگ ہیں جو باتیں کرنے میں تصنع وتکلف سے کام لیتے ہیں اور تکبر کو اختیار کرتے ہیں اور منہ پھٹ ہیں یعنی جب بھی باتیں کرتے ہیں تومنہ پھاڑ کر باتیں کرتے ہیں۔(الصحیحہ:791،صحیح الجامع للألبانیؒ:3260،صحیح الادب المفرد للألبانیؒ:1308) انہیں سب خرابیوں کی وجہ سے ہی حبیب کائنات

ﷺ نے اپنے امتی کو بک بک کرنے سے منع کیا ہے اور اس بات کی تلقین کی ہے کہ بات کرو تو اچھی بات کرو ورنہ خاموش رہو اور یہی کامل مومن کی پہچان ونشانی بھی ہے۔(بخاری:6018، مسلم:47)

17۔ تقدیر کے بارے میں بحث ومباحثہ کرنے والے لوگ بہت ہی برے لوگ ہیں:

اس وقت تک کوئی بھی شخص کامل مسلمان یا پھر کامل مومن نہیں بن سکتا ہے جب تک کہ وہ تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر کامل یقین نہ رکھے کیونکہ تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر ایمان رکھنا یہ ایمان کے ارکان وواجبات میں سے ہیں مگر پھر بھی پہلے کے ادوار میں اور آج بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو تقدیر کا کلی طور پر انکار کرتے ہیں نیز اسی کے برعکس دورحاضر میں کچھ ایسے نام ونہاد مسلمان بھی ہیں جو تقدیر کے بارے بحث ومباحثہ کرکے لوگوں کو شکوک وشبہات میں ڈال دیتے ہیں جب کہ تقدیر کے بارے میں کھودوکرید کرنے سے آپ ﷺ نے روکا ہے اور اس بات کی خبر دی ہے کہ ایسے لوگ بہت ہی بدترین لوگ ہیں جو تقدیر کے بارے میں بحث ومباحثہ کرتے ہیں جیساکہ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایاکہ "أُخِّرَ الْكَلَامُ فِي الْقَدَرِ لِشِرَارِ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ" میری امت میں آخری زمانے کے سب سے برے اور بدترین لوگ ہی تقدیر کے بارے میں کٹھ حجتی اور بحث ومباحثہ کریں گے۔(الصحیحہ:1124،صحيح الجامع للألبانیؒ:226)

كتبه

ابومعاویہ شارب بن شاکرالسّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔فتح دروازہ۔آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی۔ضلع کرنول۔آندھراپردیش۔انڈیا

Sharibsalafi9885@gmail.com

9885294745